احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 6- اپریل 1999ء - 18 ذی الحجہ 1419 ہجری - 6- شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 75

قرب الی اللہ

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیث قدسی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑے ہوئے جاتا ہوں۔

(مسلم کتاب الذکر والدعا- باب فضل الذکر)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تُم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تُم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تُم سے دُور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دُور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقل مندی اِسی میں ہے کہ تُم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہو گا جو خدا کا ارادہ ہو گا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔

(کشتی نوح- روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

محترم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن

ساڑھے آٹھ ہزار احباب و خواتین کی شرکت

بیت الفتوح لندن میں عید الاضحیہ کی تقریب سعید

جماعت برطانیہ کی طرف سے انفرادی اور اجتماعی قربانیوں کا اہتمام

برطانیہ اور یورپ کے مختلف ممالک کے احمدی احباب نے عید الاضحیہ کی تقریب مورخہ 28 مارچ 1999ء بروز اتوار پوری دینی روایات اور احترام و عقیدت سے منائی۔ برطانیہ میں نماز عید کا مرکزی اجتماع مجوزہ بیت الفتوح کی جگہ پر منعقد ہوا جہاں عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عید پڑھانے کے بعد ایک جامع اور ایمان افروز خطبہ عید ارشاد فرمایا اور دعا کروائی۔ لندن کے علاوہ دیگر بڑی بڑی جماعتوں برمنگھم، مانچسٹر، بریڈ فورڈ، ہڈرز فیلڈ اور گلاسگو وغیرہ نے مقامی طور پر نماز عید کی ادائیگی کا انتظام کیا۔

یہ پہلا موقع تھا کہ برطانیہ میں نماز عید کا مرکزی اجتماع اسلام آباد (سرے) کی بجائے عنقریب تعمیر ہونے والی بیت الفتوح (مارڈن لندن) کی جگہ پر منعقد ہوا۔ بیت کی باقاعدہ تعمیر کا آغاز انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال شروع ہو جائے گا۔ تاہم اس عظیم منصوبہ کے پہلے مرحلہ کی تکمیل کے بعد اس جگہ متعدد وسیع و عریض ہال تیار ہو چکے ہیں جن میں ہزاروں افراد بیک وقت نماز پڑھ سکتے ہیں۔ پارکنگ کے لئے بیت الفتوح میں گنجائش محدود ہونے کی وجہ سے تین قریبی جگہوں پر انتظام کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کافی ثابت ہوا۔

28 مارچ کی صبح چاق وچوبند خدام اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر ہو گئے۔ لندن اور مضافاتی علاقوں کے علاوہ بعض دور کے مقامات سے بھی احمدی احباب کشاں کشاں بیت الفتوح پہنچنا شروع ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے وسیع و عریض ہال عشاق احمدیت سے بھر گیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق عید الاضحیہ کی اس تقریب میں ساڑھے آٹھ ہزار سے زائد احباب وخواتین اور بچوں نے شمولیت کی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

سب لوگ سراپا انتظار بنے ہوئے تکبیرات کے ورد میں مصروف تھے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا دس بجے مقام عید پر تشریف لائے اور نماز عید پڑھائی۔ بعد ازاں حضور انور نے ایک جامع اور ایمان افروز خطبہ عید ارشاد فرمایا جو کم و بیش چالیس منٹ تک جاری رہا۔ اس خطبہ عید میں حضور انور نے عید الاضحیہ کی مناسبت سے قربانی کے فلسفہ پر روشنی ڈالی۔ قربانی کے بارہ میں غیروں کی طرف سے اٹھائے جانے والے اعتراضات کا بھی حضور انور نے تفصیلی جواب دیا اور قربانی کی عظمت اور افادیت کو اجاگر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ قربانی دراصل قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اور قربانی سچی ہو تو یہ بلا تاخیر انسان کو قرب الٰہی کی نعمت عطا فرما دیتی ہے۔ احادیث نبویہ کے حوالہ سے آپ نے آنحضرت ﷺ کے قربانی کرنے کے طریق کی وضاحت فرمائی اور ان ہدایات کا ذکر فرمایا جو اس موقع پر مدنظر رکھنی ضروری ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی قربانی کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپؐ نہ صرف اپنی طرف سے عید کے مواقع پر قربانی پیش فرماتے بلکہ اپنی امت کے افراد کی طرف سے بھی ہمیشہ قربانی پیش فرماتے۔ یہ امر آپ کی عظمت اور شفقت کا آئینہ دار ہے۔ حضور انور نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے بعض ایمان افروز اقتباسات بھی پیش فرمائے اور ان میں بیان فرمودہ اہم نصائح کی تشریح فرمائی۔ خطبہ کے آخر میں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ حضور انور نے بعد ازاں اپنے پیغام میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے سب افراد کو محبت بھرا سلام اور عید مبارک کا تحفہ عطا فرمایا۔

موسم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا تھا جس نے اس مبارک دن کی خوشیوں میں مزید اضافہ کر دیا اور احباب اس بابرکت دن سے پوری طرح لطف اندوز ہوئے۔

بیت الفتوح میں نماز عید کا یہ پہلا موقع تھا اس مناسبت سے جماعت برطانیہ کی طرف سے جملہ حاضرین کی خدمت میں مٹھائی اور بھنا ہوا گوشت خوبصورت ڈبوں میں بند کر کے تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں سب بچوں کو پھلوں کے جوس کے ڈبے اور چاکلیٹ دیئے گئے۔ نیز چائے کا بھی سب کے لئے انتظام موجود تھا۔

سنت ابراہیمی کی اقتداء کرتے ہوئے عید الاضحیہ کے موقع پر برطانیہ کے متعدد احباب نے مقامی طور پر جانوروں کی قربانی کا اہتمام کیا۔ علاوہ ازیں چار سو سے زائد احباب اور خواتین نے قربانی کے سلسلہ میں ادائیگی کی۔ چنانچہ جماعت کے مرکزی انتظام کے تحت ان سب کی طرف سے ہندوستان اور افریقہ کے مختلف ممالک میں قربانی کا اہتمام کیا گیا تاکہ ایسے لوگ بھی جو مالی استطاعت نہ رکھنے کی وجہ سے، خواہش کے باوجود قربانی پیش نہیں کر سکتے۔ وہ بھی قربانی میں شریک ہو سکیں اور ان گھروں تک بھی عید الاضحیہ کی خوشیوں اور برکتوں کا فیض پہنچ

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ - عبدالسمیع خان

ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر 5 حصہ نمبر 1
5- اگست 1994ء

روحانی تخلیق

(البقرہ آیت 30) آسمانوں کو تو پہلے پیدا کیا گیا ہے اور زمین کو بعد میں پھر یہ کیا وجہ ہے کہ یہاں فرمایا کہ زمین کو جب پیدا کر دیا تو اس کے بعد آسمانوں پر قرار پکڑا یا ان کی طرف متوجہ ہوا۔ یہاں روحانی تخلیق مراد ہے اور آئندہ آنے والا مضمون اس روحانی تخلیق ہی کی بات کرے گا پس اس سے پہلے دنیاوی تخلیق مکمل ہو چکی ہے جو مادی آسمان اور زمین ہیں ان کی بات یہاں نہیں ہو رہی بلکہ ایک نیا جہان پیدا کرنے کا ذکر ہے اور فرمایا کہ پھر آسمانی طاقتوں کو زمین پر تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے خدا نے مامور فرمایا ہے اور اس کے متعلق فرمایا فسوّٰھن سبع سمٰوٰت ان کو سات روحانی مراتب یا درجات میں تقسیم فرمایا۔

خلیفہ کی تخلیق

(البقرہ آیت نمبر 31) اب روحانی آسمان کی باتیں اور زمین سے اس آسمان کے تعلق کی باتیں شروع ہو رہی ہیں جب خدا تعالیٰ نے روحانی انتظام مکمل فرما دیا فرماتا ہے ربّک جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا اب یہاں ربّک میں مخاطب ہو گئے محمد رسول اللہ ﷺ اور آنحضرت ﷺ کی رفعتوں کا چونکہ تمام روحانی آسمانوں سے تعلق تھا اس لئے اصل تخلیق خلیفہ سے مراد حضرت محمدؐ کی خلافت ہے اور اسی خلافت کے لئے یہ تیاریاں ہو رہی ہیں پس ربّک کے لفظ نے یہ راز کھول دیا اس پر سے پردہ اٹھا دیا کہ یہاں وہ کون سا خلیفہ ہے جو پیدا کرنا مقصود تھا۔

فرشتوں کا سوال

فرشتوں نے سوال کیا کیا تو زمین میں بنائے گا جو زمین میں فساد برپا کر دے گا اور خون بہائے گا اب یہاں فساد کے لفظ سے آپ کی یاد کو پہلی آیات کی طرف منتقل ہونا چاہئے جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔ تو فساد والوں کا پہلے ہی ذکر ہو چکا ہے ان کی شناخت ہو گئی ہے فسادی وہ ہیں جو خلیفہ کے مخالف ہوں گے نہ کہ خلیفہ۔ پس خلیفۃ اللہ کے ساتھ جو فساد کا مضمون فرشتوں نے باندھا ہے وہ دراصل خلیفۃ اللہ کی ذمہ داری نہیں ہے خلیفہ کے ظہور کے ساتھ کچھ فساد ظاہر ہوتے ہیں اور وہ فساد جو ظاہر ہوتے ہیں اللہ کے خلیفہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ مخالفین سے تعلق رکھتے ہیں پس پہلے ہی مضمون کھولا جا چکا ہے اس لئے فرشتوں کا جو اعتراض تھا یا سوال تھا وہ بے محل تھا ان کو یہ تو معلوم تھا کہ جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا میں ایک صاحب امر پیدا کیا جائے گا تو اس کی مخالفت ہو گی اس کے نتیجے میں فساد برپا ہوں گے۔ انہوں نے اس نظام کو گویا فساد کا ذمہ دار قرار دے دیا حالانکہ نظام فساد کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ پس آنحضرت ﷺ کے زمانے میں جن کے خلاف فساد ہوا وہ محمد رسولؐ اللہ اور آپ کے ساتھی تھے جن کا خون بہایا گیا وہ حضرت محمد رسولؐ اللہ اور آپ کے ساتھی تھے

تسبیح اور حمد کی معراج

فرشتے کہتے ہیں اے خدا تو اس لئے قائم کرے گا کسی کو زمین میں کہ تیری حمد کرے اور تسبیح کرے تو ہم تھوڑے تھے تیری تسبیح کرنے والے حمد کرنے والے ہم جو موجود ہیں اس لئے کیا ضرورت ہے کہ ایک مصیبت سہیڑ کر پھر تسبیح کروائی جائے اچھی بھلی پر امن تسبیح ہو رہی ہے اور حمد کے گیت گائے جا رہے ہیں کیا ضرورت ہے۔ اللہ نے فرمایا میں زیادہ جانتا ہوں ان باتوں کو جو تم نہیں جانتے یعنی تسبیح اور تحمید ایک تخلیق کے ساتھ ایک نسبت رکھتی ہیں اس تخلیق کا ایک دائرہ ہوتا ہے وہ اپنے دائرے سے بڑھ کر تسبیح و تحمید نہیں کر سکتی اور یہاں ایک اور ثبوت اس بات کا ملا کہ لازماً حضرت رسول کریم ﷺ مراد تھے کیونکہ معراج کے واقعہ میں سب فرشتے آسمانوں کی حدود تک محدود رہے ہیں حتیٰ کہ جبریل بھی ساتویں آسمان کی حد سے تجاوز نہیں کر سکا ایک ہی وجود جو ان حدود کو پھلانگ کر آگے نکلا ہے محمدؐ رسول اللہ تھے اور کوئی وجود نہیں جا سکا اس لئے خلیفہ سے مراد ایک خاص عظیم الشان خلیفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا ایک عظیم خلیفہ پیدا کرنے کا مگر فرشتے چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھے رہے اور کہا کہ یہ کام ہم بھی کر رہے ہیں حالانکہ جو تسبیح و تحمید حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمائی اس کا کوئی تصور بھی فرشتوں کو نہیں تھا کہ کس عظمت تک وہ تسبیح پہنچے گی اور حمد کے کیسے گیت گائے جائیں گے۔ الحمد کے ساتھ بھی اس مضمون کا تعلق ہے سورہ فاتحہ کی تشریح میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہاں حمد کو دو طرح سے لیا جاتا ہے ایک حمد کرنے والا۔ اور ایک جس کی حمد کی جائے اور یہ دونوں مضامین یہاں سورہ فاتحہ کے آغاز میں شامل ہیں حمد وہی ہے جو اللہ کی ہو اور حمد اسی کی ہے جس کی اللہ کرے تو آنحضرت ﷺ کی ذات کا سورہ فاتحہ کے آغاز میں ہی ذکر ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ 7- اپریل 1999ء

12-40 a.m. ناروییجین سروس۔
1-25 a.m. ہماری کائنات۔
1-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
3-00 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 a.m. تقریر- وقف زندگی۔
4-05 a.m. تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں۔
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن مجید۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب
6-10 a.m. چلڈرنز کارنر- واقفین نو۔
6-40 a.m. اردو کلاس۔
7-40 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
8-15 a.m. تقریر- وقف زندگی۔
8-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m. تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں۔
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن مجید۔
11-05 a.m. سواحیلی مذاکرہ- سیرت النبی ﷺ
12-00 p.m. درس الحدیث- سواحیلی ترجمہ کے ساتھ۔
12-20 p.m. ہماری کائنات۔
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m تلاوت- خبریں۔
4-35 p.m. جرمن زبان سیکھئے۔
5-05 p.m. تبرکات- تقریر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب- جلسہ سالانہ 1957ء
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر- مقابلہ حفظ اشعار۔
8-25 p.m. چلڈرنز کارنر- ورزشی اور تفریحی پروگرام۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت- تاریخ احمدیت۔
10-25 p.m. اردو کلاس
11-45 p.m. لقاء مع العرب۔

جمعرات 8- اپریل 1999ء

12-50 a.m. فرنچ پروگرام۔
1-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- المائدہ۔
1-40 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل شمارہ نمبر 16۔
2-20 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
3-25 a.m. جرمن زبان سیکھئے۔
4-05 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں۔
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر- مقابلہ حفظ اشعار۔
5-15 a.m. لقاء مع العرب
6-15 a.m. تبرکات- تقریر جلسہ سالانہ 1957ء
7-15 a.m. اردو کلاس۔
8-21 a.m. جرمن زبان سیکھئے۔
8-50 a.m. ملاقات۔
10-05 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں۔
10-35 a.m. چلڈرنز کارنر- مقابلہ حفظ اشعار۔
10-55 a.m. سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ۔
12-00 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- شمارہ نمبر 16۔
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں۔
4-50 p.m. عربی زبان سیکھئے۔
5-10 p.m. مشاعرہ- عبیداللہ علیم کی یاد میں۔
5-55 p.m. بنگالی سروس۔
7-00 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
8-15 p.m. چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن۔
8-35 p.m. چلڈرنز کارنر- علمی پروگرام- چنیوٹ
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت- درس الحدیث۔
10-30 p.m. اردو کلاس
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط اول

کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں

ایک عظیم زلزلہ - جنگ عظیم اوّل

حضرت مسیح موعود کی چند انقلاب انگیز پیشگوئیاں

پیشگوئیوں کا وسیع دائرہ

حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے شخص کی ایک علامت یہ بیان فرماتے ہیں۔

"اور اس کی پیشگوئیوں کا حلقہ نہایت وسیع اور عالمگیر ہوتا ہے اور وہ پیشگوئیاں کیا باعتبار کیت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں۔ کوئی ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ اور ہیبت الٰہی ان میں بھری ہوئی ہوتی ہے اور قدرت نامہ کی وجہ سے خدا کا چہرہ ان میں نظر آتا ہے اور اس کی پیشگوئیاں نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ ان میں محبوبیت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں۔ اور ربانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور بعض پیشگوئیاں اس کے اپنے نفس کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض اپنی اولاد کے متعلق اور بعض اپنے دوستوں کے متعلق اور بعض اس کے دشمنوں کے متعلق اور بعض عام طور پر تمام دنیا کے لئے اور بعض اس کی بیویوں اور خویشوں کے متعلق ہوتی ہیں اور وہ امور اس پر ظاہر ہوتے ہیں جو دوسروں پر ظاہر نہیں ہوتے اور وہ غیب کے دروازے اس کی پیشگوئیوں پر کھولے جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں کھولے جاتے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 15)

عالمی تباہی کی خبریں

اس معیار کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ہر قسم کی مبشر اور منذر پیشگوئیاں بطور نشان عطا فرمائی تھیں۔ ان میں سے بہت سی پیشگوئیوں کا تعلق دنیا میں آئندہ رونما ہونے والی تبدیلیوں سے تھا۔ اپریل 1904ء کے بعد تقریباً دو سال تک آپ کو بار بار ایسے الہامات ہوئے جن میں ایک خوفناک عالمی تباہی کی خبر دی گئی اور اس کی بعض معین علامات بیان کی گئیں اس کے علاوہ بعض بادشاہوں اور علاقوں کے متعلق بھی منذر الہامات ہوئے۔

اس سلسلے کا پہلا الہام اپریل 1904ء کے آخر میں ہوا۔ اس الہام کے الفاظ یہ تھے۔

"کوریا خطرناک حالت میں ہے۔ مشرقی طاقت"

(تذکرہ صفحہ 512)

اس کے بعد 8 جون 1904ء کو عربی میں الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"عارضی رہائش کے بھی مکانات مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔ میں تمام ان لوگوں کی جو اس گھر میں رہتے ہیں حفاظت کروں گا میں نے تجھے سارے انعامات عطا کئے ہیں۔"

1905ء کے دوران حضرت مسیح موعود کو متواتر ایک عالمی تباہی کی خبریں دی گئیں۔ دنیا کو متنبہ کرنے کی غرض سے ایک اشتہار شائع کیا گیا اور اس میں آپ نے فرمایا۔

"خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا۔ مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ (مجھے علم نہیں دیا گیا۔ کہ زلزلے سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئے گی۔ جس کو قیامت کہہ سکیں گے) اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا۔ اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا۔ یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا۔ بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو۔ قریب ہو یا بعید ہو۔ پہلے سے بہت خطرناک ہے۔ سخت خطرناک ہے۔ اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی۔ تو میں بیان نہ کرتا۔

(اشتہار الانذار 8- اپریل 1905ء تذکرہ ص 534)

آپ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ یہ تباہی تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور اس سے شہر اور آبادیاں تباہ ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں۔

"کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی ص 257)

سولہ سال کی مدت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی بتایا گیا کہ یہ ہیبت ناک زلزلہ سولہ سال کے اندر آئے گا۔ چنانچہ 1905ء میں آپ نے تحریر فرمایا۔

"اگر خدا تعالیٰ نے اس آفت شدیدہ میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ 97)

آپ پر بار بار یہ ظاہر فرمایا گیا کہ اس خوفناک تباہی کے وقت انسانی جانیں غیر معمولی طور پر ضائع ہوں گی۔

27 فروری 1905ء کا الہام ہے۔

"موتا موتی لگ رہی ہے۔"

(تذکرہ ص 527)

5- اکتوبر 1905ء کو الہام ہوا۔

"آہ وئے مرگ"

(تذکرہ ص 570)

15 اکتوبر 1905ء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا۔

"زندگیوں کا خاتمہ"

(تذکرہ ص 577)

ان الہامات کے بعد 24 مارچ 1907ء کو وضاحت سے ظاہر کیا گیا کہ اس عالمی تباہی میں لاکھوں انسان اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اس الہام کے الفاظ تھے۔

"لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کردوں گا۔"

(تذکرہ ص 708)

پھر آپ نے ایک نظم میں یہ پیشگوئی فرمائی کہ اس عظیم سانحہ کے نتیجے میں روس کا بادشاہ زار عبرتناک انجام کو پہنچے گا۔ اس نظم کے کچھ اشعار یہ ہیں۔

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختان چنار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

(براہین احمدیہ جلد پنجم ص 120)

معین علامات

ان الہامات میں موعودہ تباہی کے لئے "جنگ" کا لفظ نہیں استعمال کیا گیا تھا لیکن بیان شدہ علامات مثلاً جانوں کا ضیاع' عمارتوں اور شہروں کا تباہ ہونا' سفروں کا غیر محفوظ ہونا اور سیاسی تبدیلیوں کی نشاندہی سے اس طرف اشارہ ملتا تھا کہ یہ تباہی ایک عالمی جنگ کی صورت میں برپا ہو سکتی ہے۔ ان کے علاوہ دو اور الہامات یہ ظاہر کرتے تھے کہ اس وقت بحری قوت کو ایک خاص اہمیت حاصل ہوگی۔ ان میں سے پہلا الہام تھا۔

"لنگر اٹھا دو"

(تذکرہ ص 550)

دوسرا الہام تھا

"کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں"

(تذکرہ ص 615)

7- ستمبر 1905ء کو حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا۔

"مصالح العرب"

اس الہام میں عرب قوم کی مصلحتوں کی طرف اشارہ تھا ان سب الہامات کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ دمشق شہر پر بھی ایک آفت آئے گی۔ 9- اپریل 1905ء کے دو الہامات ہیں۔

"ایک اور بلا برپا ہوئی"

"بلائے دمشق"

(تذکرہ ص 714)

اتمام حجت کا دور

ان میں سے اکثر الہامات 1905ء کے سال میں ہوئے اور اسی سال کے دوران حضرت مسیح موعود کو اپنے وصال کے متعلق بار بار خبر دی گئی۔ چنانچہ اس سال کے آخر میں آپ نے رسالہ الوصیت شائع فرمایا۔ الوصیت میں آپ کے وصال کی بابت الہامات کے علاوہ موعودہ زلزلے کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر بھی تھا۔ یہ سب الہامات مجموعی طور پر ظاہر کر رہے تھے کہ ایک مامور من اللہ کی زندگی کا دور ختم ہو رہا ہے اور اتمام حجت ہو چکا ہے۔ اور اب دنیا اپنے انکار اور گناہوں کی وجہ سے خدا کی نظروں میں سزاوار ہے۔

ان سب سے قبل 1897ء میں حضرت مسیح موعود نے ترکی کی سلطنت عثمانیہ اور اس کے بادشاہ سلطان عبدالحمید ثانی کے زوال کی پیشگوئی شائع فرمائی۔ اس پیشگوئی کے ظاہر ہونے کا محرک اسی سلطنت کا ایک سفارت کار بنا تھا۔ اس کا نام حسین کامی تھا۔ حسین کامی نے لاہور میں بعض احمدی احباب سے ملاقات کی اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں نہایت عاجزی سے ملاقات کی درخواست کی۔ اس خط کو قدوۃ المحققین قطب العارفین حضرت پیر دستگیر کے القابات سے شروع کیا گیا تھا۔ حسین کامی قادیان میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش ہوا اور علیحدگی میں ملنے کی درخواست کی۔ اس ملاقات میں اس نے سلطان عبدالحمید کے لئے ایک خاص دعا کرنے کی درخواست کی۔ حضرت مسیح موعود نے یہ ظاہر نہیں فرمایا کہ یہ درخواست دعا معین طور پر کس چیز کے متعلق تھی۔ اس کے علاوہ یہ درخواست بھی کی کہ اگر آسمان سے سلطان کے مستقبل کے متعلق کچھ ظاہر ہوتا ہے تو اسے اس کی اطلاع دی جائے۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے واضح فرمایا کہ

"سلطان کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں۔" "اس کے ساتھ آپ نے نصیحت فرمائی کہ "توبہ کرو تا نیک پھل پاؤ۔"

حسین کامی کو یہ جواب بہت برا معلوم ہوا اور وہ بدزبانی کے ساتھ قادیان سے واپس چلا گیا اور

حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں ایک خط ناظم الہند نام کے اخبار میں شائع کروایا۔ اس پر ہندوستان کے بعض اردو اخبارات نے طوفان کھڑا کر دیا۔ مخالفت کے جوش کے ساتھ سنسنی پھیلانے کا شوق بھی کارفرما تھا۔ اعتراضات یہ کئے گئے کہ "سلطان معظم" کی توہین ہوگئی' سفیر کو قادیان بلایا ہی اس لئے گیا تھا کہ اس سے اپنے ہاتھ پر توبہ کروائی جائے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے اس کے ساتھ ملاقات کے حقائق کو اور اپنی پیشگوئی کو ایک اشتہار کی صورت میں شائع فرمادیا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 414)

یہ پیشگوئی کئی برس قبل شائع کی گئی تھی لیکن بعد کے حالات نے دکھایا کہ اس پیشگوئی کا بھی آئندہ ظاہر ہونے والے زلزلے سے گہرا تعلق تھا جو وقت آنے پر ظاہر ہوا۔

اہم نکات

ان سب انذاری پیشگوئیوں کا خلاصہ یہ تھا کہ (1) کوریا کی حالت خطرناک ہو جائے گی (2) مشرق میں ایک نئی طاقت ابھرے گی (3) دنیا پر ایک ایسی تباہی آئے گی جس کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملے گی۔ (4) شہر اور عمارات تباہ ہوں گے (5) لاکھوں انسان موت کی گھاٹ اتریں گے (6) بحری قوت اس حادثے میں ایک اہم حصہ لے گی۔ (7) سفر غیر محفوظ ہو جائیں گے (8) زار اور سلطان عبدالحمید کا انجام اچھا نہیں ہوگا (9) یہ عظیم حادثہ سولہ سال کے اندر رونما ہوگا (10) عرب قوم کی کچھ مصلحتوں کی طرف اشارا تھا (11) دمشق پر ایک آفت آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔

پس منظر

اگر ان پیشگوئیوں کو زلزلے یا کسی اور قدرتی آفت کی بابت سمجھا جاتا تو اس وقت کی سائنسی ترقی کے لحاظ سے محض اندازے کی بنیاد پر اس قسم کی آفت کی قبل از وقت خبر دینا ممکن ہی نہیں تھا۔ البتہ کوئی یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ ان پیشگوئیوں کی علامات جنگوں سے ہونے والی تباہیوں کی طرف اشارہ کر رہی تھیں اور سیاسی حالات کا رخ دیکھ کر بہت سے لوگ جنگوں اور ان سے ہونے والی تباہیوں کا اندازہ لگاتے رہتے ہیں۔ اس صورت میں یہ دیکھنا ہوگا کہ اس دور میں سیاسی حالات کیا تھے؟ اور اس وقت کے ذہین اور باخبر لوگ مستقبل کے متعلق کیا توقعات لگا کر بیٹھے تھے؟

ویسے تو کوئی دور تناؤ اختلافات اور جنگ وجدل سے مکمل طور پر محفوظ نہیں رہا۔ لیکن اس کے باوجود بعض وقتوں میں جنگ کے خطرات واضح منڈلاتے نظر آ رہے ہوتے ہیں یا عملاً خونریز جنگیں اپنی غیر معمولی تباہ کاریاں دکھا رہی ہوتی ہیں۔ ایسے وقت میں بہت سے لوگ آسانی سے قیاس آرائی کر سکتے ہیں کہ دنیا بہت خطرات کا سامنا کر رہی ہے اور آئندہ آنے والا دور بہت خطرناک ہے۔ اگرچہ یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ قیاس آرائیاں درست ہی ثابت ہوں۔

اس کے برعکس ایسے ادوار بھی آتے ہیں جب نسبتاً امن کی حالت ہوتی ہے۔ جنگیں اگر ہوں بھی تو اپنی وسعت اور خونریزی کے لحاظ سے بہت کم ہوتی ہیں اور مختلف بڑی فوجی قوتوں کے درمیان فوجی تصادم کے امکانات زیادہ نہیں ہوتے۔ اس صورت حال میں کوئی عقل مند محض حالات بھانپ کر یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ اب چند سال میں ایسی تباہی آنے والی ہے جو تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ اور اس کی مثال ماضی میں نہیں ملے گی۔ خاص طور پر جب بہت معین علامات ساتھ بیان کی گئی ہوں۔ سوائے اس کے کہ خدا کسی کو خبر دے اور وہ مامور خدا سے خبر پا کر دنیا کو متنبہ کرے۔

امن کے حالات

1904ء سے ان پیشگوئیوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ اگر اس سے قبل 25 برس کا جائزہ لیا جائے تو یہ زمانہ ہرگز غیر معمولی جنگوں اور بدامنی کا دور نہیں تھا۔ بلکہ مجموعی طور پر یہ 25 سال اپنے سے معاً پہلے کے زمانے کی نسبت کہیں زیادہ امن کے سال تھے۔ گو اس دور میں بھی جنگیں لڑی گئیں تھیں مگر یہ جنگیں بہت محدود نوعیت کی تھیں اور جس قسم کی ہیبتناک عالمی تباہی کی خبر دی گئی تھی اس سے تو ان جنگوں کو کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔

اس وقت یورپی طاقتیں دنیا کے بیشتر علاقوں پر قابض تھیں۔ امریکہ مضبوط لیکن الگ تھلگ اور بڑی حد تک اپنے میں مگن تھا۔ یورپی اقوام میں یہ رجحان وقت کے ساتھ بڑھ رہا تھا کہ جنگ کی بجائے ایک دوسرے کی طاقت کا اندازہ کر کے اور بات چیت کے ذریعے مسائل حل کر لئے جائیں۔ مثلاً 1875ء میں افریقہ کا صرف دس فیصد حصہ یورپی اقوام کے ماتحت تھا جبکہ 1895ء تک نوے فیصد افریقہ ان قوموں کا محکوم بن چکا تھا۔ افریقہ پر تیزی سے قبضہ کرنے کی دوڑ نے یورپی ممالک میں اختلافات پیدا کئے لیکن کسی بڑی خونریزی کی نوبت نہیں آئی۔ 1885ء میں جب وسطی افریقہ کے متعلق اختلافات بڑھے اور تلخیاں پیدا ہوئیں تو برلن میں کانفرنس منعقد کی گئی۔ سارے معاملات معاہدوں کے ذریعے نمٹا دیئے گئے۔ اور ایک گولی چلنے کی نوبت آئے بغیر افریقہ کی بندر بانٹ کر دی گئی۔

1898ء میں مصر کے علاقے میں فرانس اور برطانیہ کی فوجیں آمنے سامنے آئیں۔ دونوں ممالک میں جذبات بہت بھڑکے ہوئے تھے اور تصادم قریب نظر آتا تھا۔ برطانوی جنرل کچز اپنی افواج کو Fashoela کے مقام پر لے آئے۔ انہوں نے فرانس کے مملوکہ قلعے پر برطانیہ کا جھنڈا لہرانے پر اصرار کیا تو فرانس کے نمائندے نے جواب دیا کہ وہ مزاحمت کریں گے۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ قلعے کے مضافات پر کچز اپنا جھنڈا لہرائیں اور فرانس کا جھنڈا اپنی جگہ پر برقرار رہے۔ باقی معاملات دونوں ممالک کے وزراء خارجہ پر چھوڑ دیئے جائیں۔ دونوں وزراء خارجہ اپنے جوشیلے عوام اور شعلہ بیان پریس سے زیادہ ذہین ثابت ہوئے اور ایسا معاہدہ کیا گیا جس سے دونوں ممالک کے مفادات محفوظ رہیں۔ چنانچہ دو سال سے جو مسئلہ تنازعہ کا باعث بنا ہوا تھا افہام و تفہیم سے حل کر دیا گیا۔

1899ء کے آخر میں افریقہ کے جنوب میں لڑی جانے والی Boer War تمام دنیا کی توجہ کا مرکز بنی۔ یہ جنگ کیا تھی محض انانیت اور ایک بڑی طاقت کا تصادم تھا۔ ولندیزی (Dutch) آبادکاروں کی چھوٹی سی ٹرانسوال مملکت نے سلطنت برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا۔ ایک ہفتہ تو انگریزوں نے نقصان اٹھایا لیکن پھر ان کی افواج دشمن کو رگیدتی ہوئی ان کے دارالحکومت جا پہنچیں۔ ٹرانسوال کی حکومت کو ہالینڈ اور جرمنی کی ہمدردیاں حاصل تھیں لیکن دوران جنگ ان سے فقط ہمدردیاں ہی وصول ہوتی رہیں۔ یہ بھی ایک محدود جنگ تھی اور کسی مرحلے پر یہ امکان پیدا نہیں ہوا تھا کہ یہ تصادم عالمگیر پھیلاؤ اختیار کر سکتا ہے۔ غرض اس وقت سیاسی افق پر ایسے کوئی امکانات نہیں موجود تھے جن سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اب ایسی جنگیں شروع ہوں گی جو تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گی اور ان کی مثال ماضی میں نہیں ملے گی۔ اس کے برعکس یہ دور سفارت کاروں اور مذاکرات کی کامیابی کا دور تھا۔

اس وقت برطانیہ سب سے بڑی عالمی طاقت تھا اور اس کی ذمہ داریاں پورے کرہ ارض پر پھیلی ہوئی تھیں۔ پہلی جنگ عظیم سے قبل اس امن کے دور میں اس کی افواج کا کیا حال تھا؟ ونسٹن چرچل اس وقت فوج میں تھے۔ وہ اپنی کتاب My Early Life میں اس کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں۔

تجربہ ناپید

"ملکہ وکٹوریہ کے عہد کے آخری سالوں میں' ہماری فوج میں جنگ اور خطرات کا تجربہ ناپید ہو چکا تھا۔ فوجی افسران میں جنگی تجربے کی اتنی قدر اور خواہش شاید ہی کسی اور زمانے میں پیدا ہوئی ہو۔ ہم ان سینئر افسران کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے تھے جنہیں کسی معرکے میں شرکت کا موقع ملا تھا۔ اور ہمیں یہ خطرہ نظر آ رہا تھا کہ آزاد خیال اور جمہوری حکومتیں جنگ کو ممکن نہیں بننے دیں گی۔ لیکن ہمارا یہ خیال خام ثابت ہوا۔ امن کا زمانہ ختم ہو گیا اور سب کو جنگ میں شرکت کا موقع ملا اور بہت ملا۔

My Early life by Winsten Churchill, page 82-83

اس امن کے دور میں جب بھی کہیں چھوٹی موٹی جنگ درپیش ہوتی تو اس میں شرکت کے خواہش مند افسران کا تانتا بندھ جاتا۔ چرچل کے والد ایک بااثر وزیر رہ چکے تھے اور وہ خود بھی اپنی ایک کتاب کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کر چکا تھا۔ باوجود اس پس منظر کے اسے سوڈان میں ایک معرکے میں شرکت کرنے کے لئے سفارشوں پر سفارشیں کروانی پڑیں۔ ایک مرحلے پر وزیر اعظم کی سفارش بھی کارگر ثابت نہ ہوئی۔ جنرل نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں اس سے زائد فوجی افسر اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد یہ کہنا آسان تھا کہ دراصل جنگ کی یہ وجوہات بنی تھیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اس وقت کے باخبر' ہوشمند اور ذہین افراد مستقبل کے متعلق کیا رائے رکھتے تھے۔ چرچل اسی کتاب میں ایک تجربہ کار فوجی افسر لارڈ ولیم کی گفتگو لکھتے ہیں۔

اور جنگ نہیں ہوگی

"مجھے ان کا یہ اعلان یاد رہے گا کہ اب مہذب اقوام کے درمیان جنگ نہیں ہوگی۔ میں نے بہت مرتبہ ملکوں کو تصادم کے قریب جاتے دیکھا ہے لیکن ہمیشہ کوئی نہ کوئی چیز انہیں روک دیتی ہے۔ دنیا میں اب اتنی ہوش ہے کہ ترقی یافتہ اقوام کے درمیان ایسی خوفناک نوبت آنے سے روک دے۔ میں ان کی بات کو حتمی تو نہیں سمجھتا تھا لیکن پھر میں نے بھی یہی محسوس کیا کہ تین چار مرتبہ جب بھی جنگ کی افواہیں اڑیں تو ان کا قول صحیح ثابت ہوا۔

(My Early Life page96)

مشرقی طاقت کا ظہور

اس عظیم زلزلے کی آمد سے قبل عالمی سیاست میں ایک اور اہم تبدیلی رونما ہونی تھی۔ اس تبدیلی کی خبر حضرت مسیح موعود کو اس الہام میں دی گئی تھی۔ "کوریا خطرناک حالت میں ہے۔ مشرقی طاقت "اس صدی کے آغاز تک پوری دنیا پر مغربی طاقتوں کا تسلط تھا۔ دنیا کا بیشتر حصہ تو ان کا محکوم تھا ہی۔ جو ممالک آزاد تھے وہ بھی ان کا سامنا کرنے کی سکت نہیں رکھتے تھے۔ چین اور جاپان مشرقی دنیا کے نسبتاً مضبوط ممالک تھے۔ 1894ء میں چین اور جاپان میں جنگ شروع ہوئی۔ نو ماہ کی جنگ کے بعد جاپان نے چین کے مشرقی ساحل کے بہت سے اہم علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ اور کوریا کی حکومت جو اپنی کمزوری اور اندرونی اختلافات کی وجہ سے کسی نہ کسی کے زیر اثر رہتی تھی۔ جاپان کے زیر اثر آ گئی۔ لیکن جاپان کا پاؤں پھیلانا مغربی طاقتوں کو پسند نہ آیا۔ چنانچہ جرمن' فرانس اور روس نے جاپان کو مشترکہ خط لکھا کہ ہمارا مشورہ ہے کہ مقبوضہ بندرگاہ اور علاقے چین کو واپس کر دیئے جائیں۔ جاپان اپنی فتح کے باوجود ان مغربی ممالک کے آگے اتنا بے بس تھا کہ ہزاروں جانوں کی قربانی کے بعد حاصل کئے گئے علاقے محض اس خط پر واپس کرنے میں ہی عافیت سمجھی۔ اور اس کے ساتھ روس نے کوریا سے جاپان کا عمل دخل بھی ختم کر دیا۔ چین کو واپس ہونے والے علاقے پھر چین کے پاس بھی نہ رہے۔ بلکہ مختلف معاہدے ٹھونس کر ان بندرگاہوں کے استعمال کا اختیار بھی مغربی طاقتوں نے حاصل کر لیا۔ ایشیا کی مضبوط ترین حکومتیں بھی یورپی ممالک کے آگے اتنی بے بس تھیں کہ ان سے ٹکر لینے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ جاپانیوں نے وقتی طور پر یہ سبکی برداشت تو کر لی لیکن بھولے نہیں۔

جاری ہے

محترم چوہدری محمد صدیق صاحب سابق انچارج خلافت لائبریری

ایک صاحبِ قلم اور انتھک وجود

محترم مولانا نور محمد نسیم سیفی صاحب

مورخہ 19- مارچ 1999ء بروز جمعۃ المبارک بارہ بجے دوپہر کے قریب برادرم مولانا نور محمد نسیم سیفی صاحب آناًفاناً ہماری نظروں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہو کر ہم سب کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم بھائی ہمارے نانا جان حضرت مولوی محمد وزیر الدین آف کمیریاں ہیڈ ماسٹر مڈل سکول بھاگسو کانگڑہ یکے از رفقاء احمد 313 کے برادر میراں بخش صاحب ساکن کمیریاں ضلع ہوشیارپور (جو 1892ء کے جلسہ سالانہ میں آپ کے ساتھ تھے) کے سب سے چھوٹے بیٹے عمویم مکرم ماسٹر عطاء محمد صاحب فاضل استاذ الجامعہ مرحوم (رفیق حضرت اقدس) جو زلزلہ کانگڑہ کے عینی شاہد اور اس میں سلامت رہے تھے) کے فرزند ارجمند تھے۔

برادرم نور محمد نسیم سیفی صاحب ان کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ مکرم میاں فضل محمد صاحب آف ہرسیاں رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بیٹی تھیں جو برادرم کی صغرسنی میں وفات پاگئی تھیں اور آپ کی پرورش آپ کی دادی محترمہ رحمت بی بی صاحبہ جو خود بھی رفیقہ تھیں نے کی۔ آپ نے قادیان دارالامان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا اسلامیہ کالج لاہور سے گریجوایشن کر کے انڈین سول سروس میں ملازمت کے سلسلہ میں دہلی چلے گئے۔ برادرم چوہدری محمد علیم الدین مرحوم امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد آپ کے ہم عمر تھے اور لاہور میں تعلیم کے سلسلہ میں (اگرچہ کالج الگ الگ تھے) باہم اکٹھے ہی رہے۔

دہلی سے تحریک جدید کے مطالبہ وقف زندگی کے تحت زندگی وقف کر دی۔ وقف منظور ہونے پر مرکز قادیان میں حاضر ہو گئے اور حضرت المصلح الموعود کے ارشاد کے مطابق مغربی افریقہ میں پیغام حق پہنچانے کی خاطر قادیان سے روانہ ہو گئے۔ حضور کی ہدایات کے مطابق راستہ میں حیفا فلسطین میں جہاں اس وقت برادرم چوہدری محمد شریف فاضل امیر مشنری فلسطین و عرب ممالک تھے کے پاس قیام رہا تاکہ عربی زبان میں کچھ دسترس ہو سکے۔

ابتدا میں آپ اکیلے ہی مغربی افریقہ گئے تھے بعد میں کچھ سالوں کے بعد تھوڑے عرصہ کے لئے قادیان آئے اور اپنی اہلیہ کو ساتھ لے جانے کی اجازت ہوئی اور آپ مع اہلیہ محترمہ سکینہ صاحبہ مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہو گئے جہاں آپ دونوں سالہا سال تک خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی مخلص اور فدائی احمدی میاں جیون کی صاحبزادی تھیں، مکرم میاں غلام محمد اختر صاحب کی بہن تھیں آپ بھی اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ نائیجیریا مغربی افریقہ میں قیام کے دوران وہاں آپ نے ہائی سکول کے علاوہ پریس بھی قائم کیا جس میں انگریزی اخبار "The Truth" اور بہت بڑی تعداد میں سلسلہ کا لٹریچر شائع ہوتا رہا۔ آپ تقریر و تحریر ہر رنگ میں احسن طور پر خدمات دینیہ بجالاتے رہے۔

1964ء میں وطن واپس آنے کی اجازت ہوئی تو مرکز سلسلہ ربوہ میں بھی آپ کو مختلف عہدوں (وکالت تصنیف' وکالت تعلیم' ممبر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی وغیرہ) پر خدمت کی بھرپور توفیق اور سعادت حاصل رہی۔ رسالہ تحریک جدید اردو انگریزی کی ادارت و اشاعت اپنی نگرانی میں کرتے رہے۔ کچھ عرصہ کے لئے رسالہ انگریزی "Sun Rise" سن رائز لاہور کی ایڈیٹرشپ بھی کی۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ پھر سیرالیون بھجوائے گئے۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد قریباً نو سال تک روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر رہے۔ اسی دوران قریباً 80 سال کی عمر میں راہ مولا میں ایام اسیری قید و بند میں صبر و خندہ پیشانی سے بسر کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

اردو کے علاوہ آپ کو انگریزی زبان پر کامل عبور حاصل تھا بلکہ ہر دو زبانوں میں شعر و سخن سے بھی بڑا حصہ پایا تھا۔ زمانہ اسیری کے دوران تو گویا موسلادھار بارش کی طرح اشعار کی آمد رہی اور روزنامہ الفضل کے صفحات کی زینت ہوتے رہے ان اشعار کا مجموعہ "قطعات کی بہار" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ آپ سلسلہ کے بے حد محنتی اور انتھک خادم تھے۔ ان کو میں نے عمر بھر کبھی فارغ نہ دیکھا۔ ہر وقت کتب و اخبارات' رسائل' مسودات میں ہی گم پایا حتیٰ کہ علالت کے ایام میں بھی جب بھی عیادت کے لئے جاتا' بستر پر دائیں بائیں کتب و دیگر ضروری کاغذات کا انبار ہی پایا۔ اس کے علاوہ ٹیپ ریکارڈر بھی سامنے ہوتا جب کوئی بات یا نکتہ ذہن میں آیا اس پر ٹیپ کر لیا۔ نہ صرف خود ہی کام کرتے تھے بلکہ دوسرے عزیزوں کو بھی کام، خصوصاً تحریری اور علمی، کرنے کی تلقین کرتے۔ آپ کی تصانیف اور تالیفات درجنوں کی تعداد میں شائع ہو کر پھیل چکی ہیں۔

باوجود اس قدر علمی قابلیت کے طبیعت بے حد سادہ پائی تھی۔ لباس بھی عموماً سادہ رکھتے لیکن نہایت صاف اور شفاف' ہر ملنے والے سے خندہ پیشانی سے ملتے اور اس کی بہتری اور بھلائی کے لئے نصائح فرماتے۔ علالت کے ایام میں جب بھی دیکھا۔ فوراً اٹھ کر بیٹھ جاتے بلکہ باوجود روکنے کے حتی الامکان واپسی پر دروازہ تک جاتے۔

آپ بفضلہ تعالیٰ موصی تھے اور حصہ جائیداد غیر منقولہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر چکے تھے۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں دور اول کے مجاہد تھے۔ آپ کی اہلی زندگی بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی اچھی گذری۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی صالح عطا فرمائی چار بیٹے اور ایک بیٹی (ظفر اقبال' محمد اقبال' اظہر اقبال' انور اقبال' بشریٰ طاہر) پر مشتمل اولاد سب کی سب نیک تقویٰ شعار اور خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے اپنے اپنے ہاں خوش و خرم اور اسم بامسمّٰی صاحبِ اقبال ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مرحوم بھائی کا انجام بھی قابلِ رشک بنایا' وفات جمعۃ المبارک کے دن ہوئی' مجلس مشاورت کے باعث نماز جنازہ اور تدفین میں پاکستان بھر کے منتخب اراکین شوریٰ اور اہل ربوہ کی کثیر تعداد شامل ہوئی اور آخری آرام گاہ بھی مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص مربیان میں اپنے متقی' صالح اور مخلص خادمان دین کے قرب میں نصیب ہوئی۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے آپ کا انجام بھی اپنے فضل سے بہت ہی اچھا فرمایا۔ آپ کے محبان کرام کثیر تعداد میں تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ خاکسار اپنی طرف سے اور جملہ لواحقین کی طرف سے انکا دلی طور پر شکر گذار ہے۔ اور سب کی خدمت میں یہی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بھی بخیر فرمائے۔ اور اپنی زندگیوں میں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والے بنائے۔

طب وصحت

ماخوذ

انڈوسکوپک سرجری کے ذریعہ پتھری گردہ و مثانہ کا اخراج

پاکستان میں جہاں دیگر بہت ساری بیماریوں کی دن بدن افزائش ہو رہی ہے وہاں گردے اور مثانہ وغیرہ میں پتھری بننے کا مرض بھی بڑھ رہا ہے اور اس کے لئے پیچیدہ اور میجر اپریشن کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن انڈوسکوپک سرجری کے ذریعہ اپریشن کرنے سے مثانے گردے اور پتے میں موجود ہر سائز کی چھوٹی بڑی پتھری محض ایک معمولی سوراخ' جس کا سائز عموماً نصف سنٹی میٹر ہوتا ہے' کے ذریعہ نکالی جا سکتی ہے۔ ملت ہسپتال صادق آباد پاکستان کا واحد میڈیکل سنٹر ہے جہاں یہ اپریشن کئے جاتے ہیں اور اس کا سہرا ڈاکٹر عبدالمنعم خان کے سر ہے جنہوں نے صادق آباد جیسے چھوٹے سے شہر کے ملت ہسپتال کا نام پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں مشہور و معروف کر دیا ہے۔ انہوں نے ہنگری کی بوڈاپسٹ یونیورسٹی سے پوسٹ گریجوایٹ ڈگری حاصل کی اور آج کل ملت ہسپتال صادق آباد میں یورالوجی یعنی گردوں کی بیماریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کے ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ پتھری نکالنے کے 4000 سے زائد اپریشن کر چکے ہیں جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ جنگ کے 26 دسمبر 98ء ہفتہ وار ایڈیشن میں ان کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے جس کا خلاصہ ہم جنگ کے شکریہ کے ساتھ افادہ قارئین کے لئے ذیل میں دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے انٹرویو میں بتایا کہ اگر پہلے سے کسی مریض کا کوئی اپریشن ہو چکا ہے تو جسم کی اندرونی ساخت پہلے اپریشن کی وجہ سے بدل جاتی ہے۔ اس بدلی ہوئی ساخت کی بناء پر گردے میں قدرتی طور پر موجود خانوں کے راستے اور گردے سے گردے کی نالی (Ureter) کا راستہ مزید تنگ ہو جاتا ہے اسے کھولنے اور معمول کے سائز پر لانے کا واحد ذریعہ انڈوسکوپک سرجری ہے۔ بسا اوقات پیچیدہ امراض کے باعث میجر اپریشن سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ تاکہ مریض اپریشن کے بعد کسی دوسری بڑی بیماری کا شکار نہ ہو جائے لیکن شوگر بلڈ پریشر اور امراض جگر کے ساتھ ساتھ حاملہ خواتین' معصوم بچوں اور معمر افراد کے لئے انڈوسکوپک سرجری یقینی طور پر ایک سہل اور مؤثر طریقہ علاج ہے۔

انڈوسکوپک سرجری کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالمنعم نے بتایا کہ گردوں کے ایک دفعہ اپریشن کے بعد اگر دوبارہ پتھری بننے کی شکایت ہو جائے تو دوبارہ میجر اپریشن خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور ایسی صورت حالات میں انڈوسکوپک سرجری ہی واحد طریقہ علاج ہے جس میں خطرات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ مریض محض دو تین دن کے اندر واپس گھر جا سکتا ہے۔ اگر Ureter میں پتھری موجود ہے۔ یا گردے کی نالی کی ساخت کی بناء پر اس کا سائز کم ہو گیا ہے تو اس کا علاج بھی بغیر کسی چیر پھاڑ کے ممکن ہے اور اس طریقہ علاج میں مریض کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح پیشاب کی تنگ نالی کو دوبارہ معمول کے سائز پر لانے اور پیشاب کی مقررہ مقدار کے اخراج کے لئے بھی انڈوسکوپک سرجری ہی واحد مؤثر علاج ہے۔ ملت ہسپتال صادق آباد کے شعبہ یورالوجی میں یہ سہولت بھی موجود ہے کہ کھسکے ہوئے گردوں کو اپنی اصلی جگہ پر لایا جا سکے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے معصوم بچوں کے گردوں کی بیماریوں کے علاج کے سلسلے میں کہا کہ اگر معصوم بچوں کے مثانے میں پتھری پیدا ہو جائے تو پیشاب کی نالی سے اس کا اخراج ایک ناممکن مرحلہ ہوتا ہے لیکن انڈوسکوپک سرجری میں مثانے کے اوپر سے سوراخ کر کے مشین پاس کی جاتی ہے اور اس طرح پتھری کے اخراج کو یقینی بنا دیا جاتا ہے۔ مذکورہ اپریشن میں نہ تو کوئی پیچیدگی ہے اور نہ ہی یہ طریقہ علاج مریض بچہ کے لئے کسی بڑی تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

مشاہدہ فطرت

محمد شکر اللہ صاحب

جانوروں کی ذہانت

حیوانی دنیا کی تاریخ ہمیشہ سے انسان کے لئے تحقیق و تلاش اور جستجو کا موضوع بنی رہی ہے۔ خون خوار درندوں' چرندوں' پرندوں اور دیگر حشرات الارض کو حفاظت اور غذا کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں ماحول کے مطابق طرح طرح کی ذہانت بخشی ہے۔ برسہا برس سے شکاریوں اور علم الحیوانات سے دلچسپی رکھنے والے حضرات نے دنیا کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے خطرناک جنگلوں میں گھوم پھر کر جانوروں کی دنیا سے عوام کو روشناس کرایا ہے۔ کچھ ایسے ہی جانوروں کی دنیا کے عجیب و غریب ذہانت کے جلوے ملاحظہ فرمائیں۔

شیر

اکثر اوقات بکری' گائے اور دوسرے جنگلی جانوروں کو اپنے دائیں پنجے سے تھام کر بائیں پنجے سے اس کی گردن پر حملہ کرتا ہے۔ اور نرخرے پر دانت گاڑ کر اپنے شکار کو پچھلے حصے پر جھکا لیتا ہے۔ ایسا کرنے سے خون کی دھار شیر کے منہ میں اس طرح جانے لگتی ہے جیسے وہ کسی فوارے کے پاس کھڑا ہو' یہاں تک کہ وہ سب خون پی لیتا ہے بعد میں وہ گوشت کھانے کے لئے شکار کا پیٹ چاک کرتا ہے۔

لومڑی

لومڑی کو جب غذا حاصل کرنے میں دشواری پیش آتی ہے تو وہ کسی مردہ جانور کی طرح بن کر اپنا پیٹ خوب پھلا لیتی ہے اور بے حس و حرکت لیٹ جاتی ہے۔ جنگل کے چھوٹے چھوٹے جانور اور پرندے اسے مردہ سمجھ کر اس کے قریب پہنچ جاتے ہیں' اور اس وقت وہ قریب آئے ہوئے جانوروں پر حملہ کر کے اپنی غذا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔

سانپ

ریگستان میں پائے جانے والا سانپ دوپہر کے وقت شدت کی گرمی میں اپنی دم ریت میں ٹھونس کر سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔ زمین گرم ہونے کی وجہ سے پرندے ریت پر بیٹھنے کی بجائے سانپ کو درخت کا ٹھنٹھ سمجھ کر اس کے سر پر آ بیٹھتے ہیں۔ ایسے وقت میں سانپ نہایت آسانی سے پرندوں کو اپنا لقمہ بنا لیتا ہے۔

ہرن

اپنے ٹھکانے میں دونوں پچھلے پیروں سے داخل ہوتا ہے اور اپنی آنکھوں کو باہر کی طرف رکھتا ہے' تاکہ اپنی ذات اور بچوں کے لئے کوئی خطرہ محسوس ہو تو اس سے باخبر ہو کر حفاظت کے لئے تیار ہو جائے۔

بارہ سنگھا

اس کے سینگ ہر سال گر جاتے ہیں ان دنوں وہ دوسرے جنگلی درندوں کے خوف سے تنہائی میں ایک مقام پر پڑے پڑے دن گزارتا ہے۔ ایک جگہ ست پڑے رہنے سے وہ خوب موٹا ہو جاتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ موٹا ہونے کی وجہ سے اس کی چستی ماند پڑ چکی ہے۔ اس لئے وہ پوشیدہ رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ کچھ دن کے بعد جب اس کے سینگ نکل آتے ہیں تو وہ دھوپ اور ہوا میں خوب دوڑنا شروع کرتا ہے تاکہ بڑھی ہوئی چربی گھل جائے پھر جب اس کے سینگ پورے اور پختہ ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی پچھلی عادت پر لوٹ آتا ہے۔

شہباز

یہ جب بیمار پڑتا ہے تو خرگوش کا جگر کھاتا ہے۔ یہ خرگوش کا شکار کر کے دبوچ لیتا ہے اور نہایت بلندی پر سے چھوڑ دیتا ہے ایسا وہ کئی بار کرتا ہے جب خرگوش مردہ ہو جاتا ہے تو بہت آسانی سے وہ اس کا جگر نکال کر کھا لیتا ہے اور چند دن میں تندرست ہو جاتا ہے۔

گدھ

بہت ہی حریص جانور ہے اگر کہیں سے مردار جانور مل جائے تو خوب ڈٹ کر کھاتا ہے اور اتنا کھا لیتا ہے کہ اسے بدہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے اور وہ اڑنے سے مجبور ہو جاتا ہے مگر گدھ بخوبی سمجھتا ہے کہ کھائی ہوئی غذا کس طرح ہضم ہو گی چنانچہ وہ کئی کئی میل تک زمین پر پھدکتا ہوا چلتا ہے۔ جب غذا اچھی طرح ہضم ہو جاتی ہے تو وہ پرواز کر کے اپنے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

کبوتر

کبوتر کو جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کبوتری انڈا دینے کے قابل ہو گئی ہے تو کبوتر اور کبوتری دونوں اپنے نشیمن کو ٹھیک کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ وہ اس کے لئے تنکے جمع کرتے ہیں' تاکہ انڈے محفوظ رہ سکیں۔ پھر وہ انڈوں کو سیتے ہیں کچھ دن کے بعد وہ انڈوں کا رخ بدل دیتے ہیں تاکہ انڈے کے تمام حصوں پر سینے کا اثر یکساں ہو جائے۔

☆......☆......☆......☆

خون کا عطیہ دیکر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

شیڈول ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ 1999ء

صرف پاکستان کے میچ

May 16	Pakistan vs West Indies	*Bristol*
May 20	Pakistan vs Scotland	*Chester-le-street*
May 23	Pakistan vs Australia	*Headingley*
May 28	Pakistan vs New Zealand	*Derby*
May 31	Pakistan vs Bangladesh	*Northampton*
June 16	Semi Final-I	*Old Trafford*
June 17	Semi Final-II	*Edgbaston*
June 20	FINAL	*Lord's*

تبصرہ

ریویو آف ریلیجنز دسمبر 98ء

اس وقت دسمبر 1998ء کا یو۔ کے۔ سے شائع کیا جانے والا انگریزی مجلہ ریویو آف ریلیجنز زیر نظر ہے۔ یہ شمارہ بھی ہمیشہ پہلے کی طرح مضامین گٹ اَپ پرنٹنگ وغیرہ کے لحاظ سے بہت اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ یہ رسالہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اپنے۔ یو۔ کے۔ کے مرکز سے شائع کیا جاتا ہے جس کا مقصد مذہبی' سماجی' اقتصادی اور سیاسی مسائل پر اپنے قارئین کی احمدیہ نکتہ نظر سے رہنمائی کرنا ہے۔ اور اپنے اس مقصد کو یہ رسالہ بڑی اچھی طرح سے پورا کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

اس ماہ کے شمارہ میں سب سے پہلا مضمون رفیع احمد صاحب آف امریکہ کا ہے جس کا عنوان ہے "قرآن اور بائبل"

دوسرا مضمون حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب آف قادیان کا ہے۔ یہ مضمون دراصل آپ کی ایک تقریر کا ترجمہ ہے جو آپ نے گورداسپور (بھارت) میں 31۔ مئی 1904ء میں کی۔ یہ تقریر اردو میں کی گئی تھی۔ جس کا انگریزی ترجمہ اب امتہ الہادی احمد نے کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنی سوال و جواب کی مجالس میں امن اور اخلاق (Morality) کے موضوع پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے جو فرمایا اس کا انگریزی ترجمہ بطور ایک مضمون کے شامل رسالہ کیا گیا ہے۔

فریدہ احمد صاحبہ کا مضمون

Unravelling the Exodus

یعنی یہود کی ہجرت کے حل سے متعلق ہے اس موضوع پر ان کا یہ دوسرا مضمون یا دوسری قسط ہے جو یہود کی ہجرت سے متعلقہ امور میں آپ کے علم میں کافی اضافہ کا موجب بن سکتا ہے۔ اس کے بعد اگلا مضمون بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی کتاب Guide Post سے ایک اقتباس ہے۔ یہ مضمون ان مضامین میں سے ایک ہے جو انہوں نے 93-1984ء کے دوران ریویو میں شائع کئے۔ جب وہ خود اس رسالہ کے ایڈیٹر تھے۔ مضمون کا عنوان (Cheerfulness) خوش مزاجی ہے۔ صالح محمد الہ دین صاحب جو (Astronomy) علم ہیئت / فلکیات کے جانے پہچانے ماہر ہیں "کا مضمون (Astronomy in the Quran) قرآن مجید میں علم فلکیات بھی شامل اشاعت ہے۔

اس شمارہ میں 1998ء کے سال ریویو آف ریلیجنز میں شائع کئے جانے والے مضامین کا ایک انڈکس بھی دیا گیا ہے جس سے آپ کو اپنے پسندیدہ موضوعات پر چھپنے والے مضامین کا علم ہو سکتا ہے اور آپ اس خاص ماہ کا رسالہ منگوا کر اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

رسالہ ایک ایڈیٹوریل بورڈ کے ماتحت شائع کیا جاتا ہے جس کے چیئرمین اس وقت رفیق حیات صاحب ہیں۔

رسالہ 64 صفحات پر مشتمل ہے اور اس کا سالانہ چندہ پہلے کی طرح ہی ہے یعنی پندرہ پونڈ سٹرلنگ یا تیس امریکی ڈالر۔ چندہ اس پتہ پر بھیجا جانا چاہئے۔

Review of Religions

16-Gressen Hall Road
London SW 18 5 QL
U.K.

اگر آپ کو صرف ایک کاپی مطلوب ہو تو آپ رسالہ کے دفتر سے خط و کتابت کے ذریعہ معلوم کر سکتے ہیں اور اپنی پسند کی کاپی حاصل کر سکتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

یوم تحریک جدید 16۔ اپریل 1999ء بروز جمعۃ المبارک

مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کہ "چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ "یوم تحریک جدید" منانے کا اہتمام کیا جائے" کی تعمیل میں امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" مورخہ 16۔ اپریل 1999ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔

اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کی جائے۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

4۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

5۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

6۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

7۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں۔

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 16۔ اپریل 1999ء کو یوم تحریک جدید منایا نہ جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "جلسہ یوم تحریک جدید" منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

B۔ مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆

نکاح

○ مکرم شاہد مرید احمد صاحب تالپور ابن مکرم میر نور احمد صاحب تالپور امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد شہر و ضلع کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ عنبوائلہ خالد صاحبہ بنت محترم سیف الرحمن صاحب قیصرانی سے بعوض ایک لاکھ بیس ہزار روپے حق مہر مولانا بشیر الدین احمد صاحب نے مورخہ 22۔ مارچ 99 بروز سوموار دار الذکر لاہور میں پڑھا اور نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

مکرم شاہد مرید احمد صاحب چونکہ بیرون پاکستان مقیم ہیں اس لئے ان کی طرف سے ان کے والد مکرم میر نور احمد صاحب تالپور نے بطور وکیل ایجاب قبول کیا۔

احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

مکرم چوہدری ظفر ممتاز احمد صاحب آج کل بعارضہ قلب بیمار ہیں دار الصدر غربی ربوہ۔

○ مکرم رانا محمد اعجاز علی صاحب صدر محلہ ناصر آباد غربی ربوہ عرصہ دو ماہ سے علیل اور زیر علاج ہیں۔

○ مکرم چوہدری فضل الرحمن صاحب دار العلوم وسطی بیمار ہیں۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب دار العلوم غربی حلقہ ثناء بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ نیز بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔

○ مکرم مقصود احمد صاحب جٹ طاہر آباد بیمار ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بیماروں کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پریشانیاں دور فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان دار القضاء

(مکرم سید صادق احمد شیرازی صاحب بابت ترکہ محترمہ سیدہ بیگم بی بی صاحبہ)

مکرم سید صادق احمد شیرازی صاحب ابن مکرم میر حامد شاہ صاحب آف مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ سیدہ بیگم بی بی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر A-6/3 برقبہ 10 مرلے واقع محلہ دار الرحمت غربی ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ میرے علاوہ ان کا کوئی اور وارث نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء - ربوہ)

(مکرم نصیر الدین بلال صاحب بابت ترکہ مکرم مستری نذر محمد صاحب)

مکرم نصیر الدین بلال صاحب ابن مکرم مستری نذر محمد صاحب ساکن 3۔ کچا راوی روڈ نزد پنجاب بینک۔ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعات نمبر 8/25۔24 دار النصر غربی ربوہ رقبہ دو کنال (فی قطعہ ایک کنال) ان کے نام منتقل شدہ ہے۔ یہ قطعات میرے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

2۔ محترمہ منیرہ احمد صاحبہ (بیٹی)

3۔ محترمہ نصیرہ رشید صاحبہ (بیٹی)

4۔ مکرم نصیر الدین بلال صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء - ربوہ)

دورہ برائے توسیع اشاعت الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ SM) بطور نمائندہ الفضل کو کراچی دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے بھیج رہا ہے۔

1۔ الفضل کے لئے نئے خریدار بنانا۔

2۔ الفضل کے خریداروں سے چندہ اور بقایا جات کی وصولی۔

3۔ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

تمام عہدیداران اور احباب کرام سے بھرپور تعاون اور انتہائی جدوجہد کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل - ربوہ)

ماہر امراض دل کی آمد

مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض دل 99-4-11 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ / علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر میڈیکل آؤٹ ڈور میں ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب سے رابطہ کر کے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام قیصر مصطفیٰ خان سے تبدیل کر کے شہزادہ قیصر خان رکھ لیا ہے آئندہ سے اسی نام سے لکھا و پکارا جائے۔

شہزادہ قیصر خان ابن غلام مصطفیٰ خان
ڈیریانوالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع نارووال
پاکستان

سانحہ ارتحال

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں غلام محمد صاحب مرحوم دار الرحمت غربی ربوہ عمر 90 سال مورخہ 99-3-22 کو وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

مرحومہ حضرت میاں خیر الدین سیکھوانی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دختر۔ محترم مولانا قمر الدین صاحب مولوی فاضل مرحوم صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ کی ہمشیرہ اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کی چچازاد تھیں۔

آپ کے پسماندگان میں 4 بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے راجہ ناصر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او (ر) سرگودھا۔ راجہ فاضل احمد صاحب ایم۔ اے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ۔ راجہ طاہر احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی اور راجہ انور احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی اور تین بیٹیاں انگلینڈ میں ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کی دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے اس اہتمام کا خطبہ عید میں بہت اچھے رنگ میں ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے آمین۔

الحمد للہ کہ عید الاضحیہ کی یہ تقریب عقیدت' احترام اور وقار کے ساتھ بہت ہی روح پرور ماحول میں منعقد ہوئی اور سب انتظامات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدگی سے سرانجام پائے۔ عید گاہ کی تیاری' صفائی اور عید کی مناسبت سے دیگر انتظامات کے سلسلہ میں جماعت برطانیہ کے احباب و خواتین نے دن رات محنت کی اور عید کمیٹی کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا۔

اللہ تعالیٰ جملہ کارکنان اور کارکنات کو جن کی تعداد سینکڑوں تک جاتی ہے۔ اپنے فضل و کرم سے نوازے اور ان کی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے بہترین جزاء عطا فرمائے (آمین)

بقیہ صفحہ 5

ڈاکٹر صاحب موصوف نے بتایا کہ اگر پیشاب کی نالی میں ایسی بڑی خرابی اور بڑی پیچیدگی پیدا ہو جائے جس کو درست کرنے کے لئے ایک میجر اپریشن ناگزیر ہو جائے تو ایسی صورت میں انڈوسکوپک سرجری کے ذریعے ایک بڑے اپریشن سے مریض کو بچایا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ بھی بتایا کہ ملت ہسپتال کے یورالوجی کے شعبے میں مثانہ کی پتھری' مثانے کا کینسر (Tumor) اور مثانے کے غدود کا علاج پیشاب کے قدرتی راستے انڈوسکوپک سرجری کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 5-اپریل- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 19 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 سنٹی گریڈ
6-اپریل غروب آفتاب- 6-34
7-اپریل طلوع فجر- 4-23
7-اپریل طلوع آفتاب 5-47

عالمی خبریں

کسووو میں امن فوج کی تجویز امریکہ نے تجویز کیا ہے کہ امن معاہدے کے بغیر ہی سرب افواج کی واپسی کے بعد نیٹو کی زمینی افواج کسووو میں تعینات کردی جائیں۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ نیٹو کا مقصد جمہوریہ کسووو کا قیام ہے۔ صدر کلنٹن کے مشیر نے کہا کہ مہاجرین کی واپسی کے لئے سیلف گورنمنٹ اور سیکیورٹی ضروری ہے۔ نیٹو کے ترجمان نے انتباہ کیا کہ پچھلے دس دنوں میں 2 لاکھ 90 ہزار مسلمانوں کو زبردستی ان کے گھروں سے بے دخل کرکے کسووو سے نکالا جاچکا ہے۔ اسی شرح سے مسلمانوں کا اخراج جاری رہا تو آئندہ دس پندرہ دنوں میں کسووو بالکل خالی ہو جائے گا۔

چین کا تبصرہ چین کے وزیر اعظم نے کہا کہ اگر عالمی برادری کسی ملک کے اقتدار اعلیٰ کو بحال کرنے میں ناکام رہی تو یہ بات عالمی جنگ کا سبب بھی بن سکتی ہے۔

بلغراد پر ایک اور بڑا حملہ نیٹو کے طیاروں نے بلغراد پر ایک اور بڑا حملہ کرکے دو بڑے پل تباہ کر دیئے۔ صنعتی علاقوں پر اب تک کی شدید بمباری کی گئی۔ ٹی وی سٹیشن' آئل ریفائنری' اور پولیس اکیڈمی کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ امریکہ نے ایک اور بحری بیڑہ بھجوانے کا اعلان کردیا۔ اس میں 50 جنگی جہاز اور ٹام ہاک میزائیل بھی شامل ہیں۔ اب تک امریکہ کے 50 کروڑ ڈالر خرچ ہو چکے ہیں۔

مہاجرین کا بحران کسووو سے آنے والے مہاجرین کا بحران تشویشناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ خوراک اور پانی کی قلت کے باعث بڑے پیمانے پر جانی نقصان کا خطرہ ہے۔ مقدونیہ نے 50 ہزار مسلمانوں کو سرحد پر روک دیا۔ جرمن چانسلر نے مقدونیہ سے اپیل کی ہے کہ کسووو کے مہاجرین کو اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دیں۔

میچ پر شرطیں پاکستان اور بھارت کے درمیان کرکٹ میچ پر شرطیں لگانے والے 9 جواریوں کو پولیس نے نئی دہلی میں گرفتار کرلیا۔ یہ جواری میچ کے ہر پہلو یعنی چوکے' چھکے' رنز کی تعداد' کسی بلے باز کا کریز پر وقت' میڈن اوورز' کیچ پکڑنے اور میچ ختم ہونے کے وقت پر بھی شرطیں لگا رہے تھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

ہمارا راستہ نہیں روک سکتے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہڑتالیں اور جلسے جلوس ہمارا راستہ نہیں روک سکتے۔ تعلیمی اداروں کی نجکاری کا واویلا کرنے والے جواب دیں 52 سال میں فروغ تعلیم کے لئے کیوں کچھ نہیں کیا گیا۔ ہم ایٹمی قوت بن چکے ہیں مگر تعلیمی میدان میں بنگلہ دیش جیسے ممالک کے سامنے بھی شرمندہ ہیں۔ ملک کا سب سے خوفناک مسئلہ تعلیمی پسماندگی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سکول انتظامی کمیٹیوں سے تعلیمی اداروں کی مستقل نگرانی کا نظام رائج کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

حکمرانوں میں ہمت ہے تو سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے ذوالفقار علی بھٹو کی 20 ویں برسی کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکمرانوں میں ہمت ہے تو مجھے گرفتار کریں۔ آمروں سے ٹکرانا جانتے ہیں۔ ہزار وارنٹ جاری کرلیں پیچھے ہٹنے والی نہیں۔ مجھے سیاست سے نکالنے والے خود نکل جائیں گے۔ انہوں نے کہا حکمرانو! مرد بنو فوج کے کندھے پر کب تک حکومت کرو گے۔ حکمرانوں کو من مانی نہیں کرنے دیں گے۔

20 ویں برسی گذشتہ روز گڑھی خدا بخش میں سابق وزیر اعظم اور پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو کی 20 ویں برسی منائی گئی۔ دیگر شہروں اور قصبوں میں بھی تقریبات ہوئیں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔

6 گھنٹے بعد تھانیدار گرفتار وزیر اعظم کو ہفتہ کے دن ٹیلیفون پر ایک خاتون نے شکایت کی کہ اس کے کزن کے قاتل انسپکٹر پولیس کی گاڑی میں پھر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے فوری حکم دیا اور 6 گھنٹوں کے بعد تھانیدار کو گرفتار کرلیا گیا۔